بسم اللہ الرحمن الرحیم

عین مسجد میں راستہ بنانا۔

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مسجد میں عین مسجد سے جگہ لے کر، اس کی صفوں کو توڑ کر سیڑھی بنائی گئی ہے اور ہنگامی راستہ نکالا گیا ہے، جبکہ فناء میں جگہ موجود ہے اور وہاں سے ہنگامی راستہ نکالا جا سکتا ہے، شرعی رہنمائی فرمائیں کہ عین مسجد کو توڑ کر سیڑھی بنانا اور راستہ نکالنا کیسا ہے؟

جواب

عین مسجد کی صفوں کو توڑ کر وہاں سیڑھی بنانا اور راستہ نکالنا، سخت ناجائز و حرام ہے کہ اس میں تغییر وقف اور مسجد کو ویران کرنا ہے مطلب یہ کہ جو جگہ پہلے عین مسجد یعنی نماز پڑھنے کے لیے تھی اسے اب سیڑھی اور راستہ بنا دیا تو اس سے پہلی ہَیئت و حالت تبدیل ہو گئی اور وقف میں اس طرح کرنا، جائز نہیں اور نیز پہلے اس مقام پر نماز ہوتی تھی، اب اس پر نماز نہیں پڑھی جا سکے گی تو یہ اس جگہ پر اللہ تعالی کا ذکر کرنے، نماز پڑھنے سے روکنا ہے، اور یہی مسجد کو ویران کرنا ہے اور مسجد ویران کرنے والوں کی سخت مذمت اور ان کے حق میں سخت وعید قرآن پاک میں بیان فرمائی گئی ہے۔ نیز اس میں وقف کے مال کو ضائع کرنا بھی ہے لہذا جن لوگوں نے ایسا کیا ہے، ان پر توبہ فرض ہے اور فرض ہے کہ یہ سیڑھی وغیرہ ختم کر کے، عین مسجد کی صفیں جس طرح پہلے بنی ہوئی تھیں، ویسی ہی اپنے پلے سے بنائیں اور اس سارے معاملے میں وقف کا جتنا نقصان ہوا ہے، اس کا تاوان بھی اپنے پلے سے ادا کریں۔ یعنی اس جگہ راستہ بنانے یا سیڑھی بنانے میں جو بلا اجازت شرعی وقف کا خرچ ہوا، رقم ضائع ہوئی، اس کا تاوان وقف کو ادا کرنا، ان پر لازم ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِیْنَ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (۱۱۴)﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لیے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب۔" (سورۃ البقرۃ، پ 01، آیت 114)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ولا یجوز تغییر الوقف عن ھیئتہ "ترجمہ: اور وقف کی ہیئت کو بدل دینا، جائز نہیں ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الوقف، الباب الرابع عشر فی المتفرقات، ج 02، ص 490، کوئٹہ)

درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام میں ہے ”لو هدم أحد عقار الوقف و كانت إعادته إلى حاله السابقة ممكنة فيعاد بناؤه كما لو هدم أحد منارة مسجد في قرية أو حائطا أو جميع المسجد واستهلك الأنقاض فللمتولي أن يلزم ذلك الشخص بإنشاء المنارة أو الحائط أو المسجد كالأول (البهجة، وجامع الإجارتين، والواقعات) .----وحكم الإعادة في الوقف وعدم الإعادة في غيره ثابت. والفرق - كما تقرر عند الفقهاء - أن الإفتاء يكون بما هو أنفع للوقف ولا شبهة أن إعادته إلى حاله الأولى أنفع للوقف من البدل“ ترجمہ : اگر وقف کی جائیداد گرادی اور اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹانا، ممکن ہو تو اس کی عمارت کو لوٹایا جائے گا، جیسے اگر کوئی کسی بستی میں موجود مسجد کا منارہ یا دیوار گرادے یا پوری مسجد ہی گرادے اور ملبہ ہلاک کردے تو متولی کو اختیار ہے کہ اس شخص پر لازم کرے کہ وہ پہلے کی طرح منارہ یا دیوار یا مسجد بنائے۔ اور وقف کے متعلق حکم ہے کہ اعادہ کیا جائے گا اور غیر وقف میں اعادہ کا حکم نہیں دیا جائے گا اور ان دونوں میں فرق یہ ہے جیسا کہ فقہاء کے نزدیک ثابت ہے کہ وقف کے لیے اس صورت کا فتوی دیا جائے گا جس میں وقف کا زیادہ نفع ہو اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پہلی حالت کی طرف لوٹانے میں، بدل لینے کی نسبت وقف کا زیادہ نفع ہے۔ (درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام، ج 02، ص 608، دار الجیل)

فتاوی رضویہ میں سوال ہوا : ”ایک مسجد کے صحن کا ایک جز مصلے کاٹ کر موڑ پر سے محدود کردیا گیا بدیں غرض کہ نمازی اس جگہ جوتا اتارا کریں، یہ تصرف اور اس جگہ جوتے اتارنا، جائز ہیں یا نہیں ؟

اس کے جواب میں فرمایا : ”مسجد کے ایک حصہ کو مسجد سے خارج کردیا گیا اور اسے جوتا اتارنے کی جگہ بنایا یہ بھی تصرف باطل و مردود و حرام ہے، اوقاف میں تبدیل و تغیر کی اجازت نہیں۔ ۔ ۔ ۔ یہاں بھی وہی حکم ہے کہ فوراً فوراً اس ظلم کی منڈیر کو دور کرکے زمین مسجد شامل مسجد کریں۔ “(فتاوی رضویہ، ج 16، ص 417، رضا فاونڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ایک دوسرے مقام پر مسجد میں درخت لگانے سے ممانعت کی وجوہات بیان کرتے ہوئے، ایک وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس میں نماز کی جگہ کو مشغول کرنا پایا جائے گا۔ چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے : ”اور ہم بیان کرچکے بلاضرورت مذکورہ مسجد میں پیڑ بونا، جائز نہیں لشغلہ موضع الصلوۃ ولشبہ البیع والکنائس (کیونکہ اسطرح نماز کی جگہ بھی مشغول ہوگی اور گرجا اور کلیسا سے مشابہت بھی ہوگی۔) اور یہ کہ اس کا باقی رکھنا جائز نہیں۔ “(فتاوی رضویہ، ج 16، ص 340، رضا فاونڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے : ”اور اگر اس کے بنانے میں اس نے وقف کی کوئی دیوار منہدم کی تھی تو اس پر لازم ہوگا کہ اپنے صرف سے وہ دیوار ویسی ہی بنادے اور اگر ویسی نہ بن سکتی ہو، بنی ہوئی دیوار کی قیمت ادا کرے۔ “(فتاوی رضویہ، ج 16، ص 455، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : Lar-11156

تاریخ اجراء: 28جمادی الآخرۃ1443ھ/01فروری2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net